کا کوئی تعلق ہوگا۔ رفع التباس کے لیے مجبوراً مجھے اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ یہ ادارہ پٹھان کوٹ والے ادارے سے بالکل ایک مختلف چیز ہے۔ اس کے مقاصد، اس کا دستورالعمل اور اس کا دائرہ سب کچھ اُس سے الگ ہے۔ اس کا عارضی مرکز لاہور ہے، میں اس کا عارضی صدر ہوں، اور اس کے ارکان و معاونین موسیقی کے ساتھ اسی دستورالعمل پرکاربند ہیں جو دو سال قبل ترجمان القرآن میں شائع کیا گیا تھا۔ البتہ شخصی حیثیت سے میں پٹھان کوٹ والے ادارے کے ٹرسٹیوں میں شامل ہوں اور اس سے میرا اتنا ہی تعلق ہے جتنا دوسرے ٹرسٹیوں کا ہے۔ مجھے ابتدا ہی میں یہ اندیشہ تھا کہ ایک نام کے دو اداروں سے خواہ مخواہ لوگوں کو التباس پیش آئے گا، اسی لیے میں نے چودھری صاحب سے عرض کیا تھا کہ اپنے ادارے کے نام میں کچھ تغیر کر دیں، مگر انہوں نے نام کا تغیر مناسب نہ سمجھا۔ خیر، اب مجھے امید ہے کہ اس تصریح کے بعد کوئی غلط فہمی باقی نہ رہے گی۔

لاہور سے ایک ہفتہ وار اخبار "اجتماع" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے مالک یا ایڈیٹر صاحب نے اب سے چند مہینے پہلے مجھ سے مضامین کی فرمائش کی تھی، اور میں نے معذرت طلب کرتے ہوئے ان کو اجازت دے دی تھی کہ "ترجمان القرآن" میں میرے جو مضامین شائع ہوتے ہیں ان میں سے جس کو پسند فرمائیں اپنے ہاں نقل کریں۔ اس اجازت کو انہوں نے کافی سمجھ کر اخبار کی پیشانی پر میرا نام اس طرح درج فرما دیا گویا مجھے اس کے زمرۂ ادارت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لطف یہ ہے کہ مجھے پہلی اشاعت کے سوا ان کے کسی پرچہ کی زیارت تک کا فخر بھی حاصل نہ ہوا۔ میرے متعدد دوستوں نے مجھے توجہ دلائی کہ اس غلط فہمی کو رفع کروں جو اس طرح ایک اخبار کی ذمہ داری میں بلا وجہ شریک کر لیے جانے سے میرے متعلق پیدا ہوتی ہے۔ مگر میں اس امید پر معاملہ کو ٹالتا رہا کہ شاید اس کے ارباب اہتمام کو خود اپنی اخلاقی ذمہ داری کا احساس ہو جائے، یا کم از کم وہ ایک گوشہ نشین گمنام آدمی کے نام کو اپنے لیے غیر مفید پا کر خود ہی چھوڑ دیں۔ افسوس ہے کہ یہ توقع پوری نہ ہوئی! اب میں مجبور ہو کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس اخبار سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔